

مجلس احباب داکا بر

افکار و تاثرات

ماہنامہ الحق میں نظر سے گزرا کہ مولانا شیخ الحدیث

محمد عبد الرحمن صاحب کیمپوری طاب اللہ ثراہ و جعل الجنة

متراد نے داعی اہل کو لبیک کہہ کر ہم مصیبت زدگان سے ہمیشہ کیلئے روپوش ہوئے۔ اس دردناک المیہ پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ مگر چونکہ کل من علیہا فان کے اہل قانون کے مقابلہ میں کسی انسان کا بس چل ہی نہیں سکتا۔ لامحالہ اسکو اناللہ وانا الیہ راجعون کہہ کر صبر کرنا ہی پڑے گا۔ ۱۹۳۶ء میں حضرت مرحوم کیساتھ مظاہر العلوم (سہارن پور) میں کچھ تمدن کی زندگی بندہ کو نصیب ہوئی۔ درس میں مولانا زکریا صاحب قدوسی (سہارن پور) من الحق بالامامۃ

کے مصداق کے تعین میں ہمیں سمجھایا کرتے تھے کہ جیسے مولانا عبد الرحمن صاحب کیمپوری ہے نا۔ یہ ہیں ادرع اور حق بالامامۃ

وصمت صھنا لسان الحال

قصۃ العشق لا انفصام لها

دنیا خالی ہو رہی ہے۔ نیا اسفی و لنعم ما قیل

توجہ سے جوئی مردت اندریں قوط الرجال

ہمراں رفتند سامان مردت بردہ اند

و بالوحش النسی اذ من الانس وحشی

فل بعد اوطانی سکون الی الفلاء

مرحوم کے اعزہ و اقارب دمتو صلین کے لئے بذریعہ الحق یہ تعزیت پیش کر رہا ہوں۔

مولانا امین گل عفی عنہ صدر اساتذہ و خادم حدیث

دارالعلوم اسلامیہ عربیہ ٹل

قلہ والدم بزرگوار رحمۃ اللہ تعالیٰ (مولانا رحمت علی خان) نے اگرچہ اکتساب علم

اور تعلیم کالج لاہور میں شمس العلماء مولانا عبد الحکیم کلانوری اور شمس العلماء

یوگنڈا زبان میں ترجمہ قرآن

مولانا محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی سے کیا تاہم آپ کا تعلق علمائے دیوبند سے رہا غالباً ۱۹۲۰ء یا ۱۹۲۲ء میں حضرت شیخ الہند

عمود الحسن صاحب کی بیعت طریقت سے مشرف ہوئے اور ان کی ہدایت کے مطابق سرکاری ملازمت ترک کر کے

۱۹۲۲ء میں دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں یوگنڈا (مشرقی افریقہ) چلے گئے جہاں آپ کا قیام ۱۹۳۲ء تک رہا۔ اس عرصہ

میں آپ نے مقامی زبان یوگنڈی پر کامل عبور حاصل کیا۔ اور ۱۹۳۳ء میں سیرت النبی پر ایک جامع تصنیف یوگنڈی میں

شائع کی۔ اس زمانے میں بعض چھوٹے پمفلٹ بھی اسی زبان میں شائع فرمائے۔ زندگی کا آخری کام جو آپ نے

انجام دیا ہے۔ وہ یوگنڈی زبان میں قرآن مجید کا کامل ترجمہ ہے۔ افسوس ہے کہ اب تک مالی مشکلات کی وجہ سے صرف

ایک پارہ (تیسواں) شائع کر دیا جاسکا ہے۔ باقی سودہ محفوظ ہے۔ غرض کہ پاس رکھا ہے۔ ناچیز کی تنہا ادراک و کشش